بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا قُوا اَنْفُسَکُم وَ أَھْلِیْکُم نَاراً

اے ایمان والو، اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ (سورۂ تحریم: ۶)

دین کی بنیادی باتیں

جس میں کلمہ، وضو، غسل، نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ کے متعلق احکام نہایت سادہ اور آسان زبان میں لکھے گئے ہیں۔

مرتب
محمد ضیاء الدین مظاہری الہ آبادی

ناشر
مکتبہ الاشرف
دار العلوم مرکز اسلامی ۴/۱ اے ۵۴۸ ۔ راجہ پور ۔ الہ آباد

پیش لفظ

نحمده و نصلی علی رسو له الکریم

اس وقت دینی شعائر وفرائض سے غفلت عام ہے، دین کی اہم اور بنیادی معلومات تک سے ایسے گھرانوں کے افراد اکثر ناواقف رہتے ہیں جو دنیوی لحاظ سے تعلیم یافتہ اور شریف گھرانے سمجھے جاتے ہیں تاہم یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ اب نئی نسل میں دین کی اہمیت پیدا ہو رہی ہے اور دینی معلومات حاصل کرنے کا شوق ان کے دلوں میں کروٹیں لینے لگا ہے، مگر دنیوی مشاغل اور مصروفیات کی کثرت خواہ وہ تعلیمی ہوں یا دفتری اور تجارتی ان کے لئے بہت تفصیلی مطالعہ اور درس کا موقع نہیں دیتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ دین کی ضروری ضروری باتیں چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں ان حضرات تک پہنچائی جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے دین کا صحیح علم بھی حاصل ہوگا اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہوگا۔

ادارہ مرکز اسلامی کے خدام اس ضرورت کے احساس کے پیش نظر بسا اوقات اس طرح کی چیزیں شائع کرنے کی سعی اپنے مقدور بھر کرتے رہتے ہیں، حق تعالیٰ قبول اور مقبول فرمائیں۔ (آمین)

زیر نظر رسالہ ''دین کی بنیادی باتیں'' اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے، جسکو برخوردار عزیز مولوی حافظ قاری سید محمد ضیاء الدین مظاہری سلمہ (ایم،اے) نے احقر کی فرمائش پر بڑے سلیقہ سے مرتب کیا ہے، یہ رسالہ اس لائق ہے کہ گھر گھر پہنچے اور اسلامی نرسری اسکولوں، مکاتب اور مدارس کے ابتدائی درجات اور درجۂ حفظ کے بچوں کو توجہ کے ساتھ پڑھایا جائے، تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت نفع ہوگا اور بہت سی وہ معلومات ان کو حاصل ہو جائیں گی جو بعض اوقات بڑی کتابوں کے مطالعہ سے

حاصل ہوا کرتی ہیں۔

اگر اصحاب خیر اس رسالہ کو خرید کر اپنی طرف سے یا اپنے مرحوم والدین کی طرف سے تقسیم فرمائیں تو اشاعت علم دین اور تبلیغ کے بیشمار اجر وثواب سے بہرہ اندوز ہوں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس کو قبول عام سے سرفراز فرمائیں اور مؤلف سلمہ کیلئے دنیا و آخرت کی ترقی کا ذریعہ بنائیں اور انہیں مزید علمی، تحقیقی اور دینی خدمات کی توفیقات سے نوازتے رہیں۔

احقر سید محمد غیاث الدین مظاہری غفرلہ
خادم دارالعلوم مرکز اسلامی۔ راجہ پور۔ الہ آباد
۲۲ / جمادی الاولی ۱۴۲۵ھ ۱۱ / جولائی ۲۰۰۴ء

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	سبق (۱) قرآن مجید کی کچھ آیتوں کا یاد کرنا	۷
۲	سبق (۲) ارکان اسلام کو جاننا اور یاد کرنا	۷
۳	سبق (۳) ارکان ایمان کو یاد کرنا اور اس پر ایمان لانا	۸
۴	سبق (۴) توحید اور شرک کی قسمیں	۹
۵	توحید کی قسمیں	۹
۶	شرک کی قسمیں	۹
۷	سبق (۵) احسان کیا ہے؟	۱۱
۸	سبق (۶) نجاست سے پاکی حاصل کرنا	۱۱
۹	نجاست کی قسمیں	۱۲
۱۰	سبق (۷) غسل کا بیان	۱۳
۱۱	غسل کی قسمیں	۱۳
۱۲	غسل کے فرائض	۱۴
۱۳	غسل کی سنتیں	۱۴
۱۴	سبق (۸) وضو کی شرائط	۱۵
۱۵	سبق (۹) وضو کے فرائض	۱۵
۱۶	سبق (۱۰) وضو کی سنتیں	۱۵
۱۷	سبق (۱۱) وضو کے آداب	۱۶
۱۸	سبق (۱۲) وضو کے مکروہات	۱۷
۱۹	سبق (۱۳) وضو کو توڑنے والی چیزیں	۱۷

۲۰	سبق (۱۴) نماز کی شرائط	۱۷
۲۱	سبق (۱۵) نماز کے فرائض	۱۸
۲۲	سبق (۱۶) نماز کے واجبات	۱۸
۲۳	سبق (۱۷) نماز کی سنتیں	۱۹
۲۴	سبق (۱۸) نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں	۲۱
۲۵	سبق (۱۹) نماز کو مکروہ کرنے والی چیزیں	۲۲
۲۶	مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق	۲۴
۲۷	سبق (۲۰) میت کی تجہیز وتکفین	۲۵
۲۸	میت کو غسل دینے کا طریقہ	۲۵
۲۹	میت کو کفن دینے کا طریقہ	۲۶
۳۰	سبق (۲۱) جنازہ کی نماز	۲۷
۳۱	نماز جنازہ کی شرائط	۲۸
۳۲	نماز جنازہ کی سنتیں	۲۸
۳۳	نماز جنازہ کا طریقہ	۲۹
۳۴	سبق (۲۲) زیارت قبور کے احکام	۲۹
۳۵	سبق (۲۳) روزہ کا بیان	۲۹
۳۶	روزہ کی قسمیں	۲۹
۳۷	رمضان کے روزے کی فرض ہونے کی شرطیں	۲۹
۳۸	روزہ ادا کرنا کس پر فرض ہے؟	۳۰
۳۹	روزہ میں نیت کا وقت	۳۱
۴۰	سبق (۲۴) روزے کے احکام	۳۱
۴۱	روزہ نہ توڑنے والی چیزیں	۳۱

۴۲	کفارہ اور قضاء کو واجب کرنے والی چیزیں	۳۲
۴۳	قضاء واجب کرنے والی چیزیں	۳۲
۴۴	روزہ کو مکروہ کرنی والی چیزیں	۳۳
۴۵	روزہ دار کیلئے مستحب چیزیں	۳۳
۴۶	سبق (۲۵) زکوۃ کا بیان	۳۴
۴۷	زکوۃ فرض ہونے کی شرطیں	۳۴
۴۸	زکوۃ ادا کرنا کب واجب ہوتا ہے	۳۴
۴۹	مستحق زکوۃ	۳۵
۵۰	غیر مستحق زکوۃ	۳۵
۵۱	مالک نصاب ہونے کی مقدار	۳۶
۵۲	سبق (۲۶) حج کے فضائل واحکام	۳۶
۵۳	فضائل حج	۳۶
۵۴	فرائض حج	۳۶
۵۵	حج کی قسمیں	۳۷
۵۶	عمرہ	۳۷
۵۷	سبق (۲۷) مسلمانوں کو اخلاق شرعی کا پابند ہونا	۳۸
۵۸	سبق (۲۸) اسلامی آداب کی پابندی	۳۸
۵۹	سبق (۲۹) شرک اور گناہوں سے بچنا، بچانا	۳۹
۶۰	سبق (۳۰) رسول اللہ ﷺ کی مختصر سیرت	۴۰
۶۱	ضمیمہ (مسنون دعائیں)	۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبق (۱)

قرآن مجید کی کچھ سورتوں کا زبانی یاد کرنا

سورۂ فاتحہ اور اَلَم تَرَ کَیُفَ سے آخر قرآن تک کی تمام سورتوں کا یاد کرنا، ان تمام سورتوں کو صحیح تلفظ اور تجوید کے ساتھ پڑھنا، ان کے معنی و مطلب کو سمجھنا، اگر ممکن ہو تو کسی قاری صاحب سے تجوید کے مطابق مشق کرنا۔

سبق (۲)

ارکان اسلام کو جاننا اور یاد کرنا

اسلام کے پانچ ارکان ہیں: ان میں سب سے پہلا رکن کلمہ طیبہ ''لَآ اِلٰــــہَ اِلَّا اللّٰــہُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ'' کی گواہی دینا ہے، کلمہ طیبہ کا ترجمہ یہ ہے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''، ''لَآ اِلٰــہَ'' سے ان تمام چیزوں کا انکار مقصود ہے جن کی اللہ تعالیٰ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے، اور ''اِلَّا اللّٰــہُ'' سے اس بات کو ثابت کرنا ہے کہ عبادت صرف اور صرف اللہ جَلَّ شانہٗ ہی کیلئے ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، حضرت رسول اللہ ﷺ کی گواہی کا مطلب یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کے بارے میں آپ کی تصدیق کرے جن کی آپ نے خبر دی ہے اور جن جن چیزوں کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے ان تمام چیزوں میں آپ کی اطاعت کرنا اور ان تمام چیزوں سے باز رہنا جن سے آپ نے روک دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا جیسا کہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔

دوسرا رکن نماز قائم کرنا : یعنی نماز کی پابندی کرنا۔

تیسرا رکن: رمضان کے روزے رکھنا۔

چوتھا رکن زکوۃ دینا: جب مال نصاب زکوۃ کو پہنچ جائے تو اس میں سے ڈھائی فیصد مال اللہ کے راستہ میں غریبوں اور محتاجوں کو دینا۔

پانچواں رکن: جوشخص بیت اللہ شریف جانے کی قدرت اور طاقت رکھتا ہو تو اس کے اوپر زندگی میں ایک بار بیت اللہ شریف کا حج کرنا فرض ہے۔

سبق (۳)

ارکان ایمان کو یاد کرنا اور اس پر ایمان لانا

''آمَنْتُ بِا للّٰہِ وَ مَلَا ئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَومِ الآخِرِ وَالقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالبَعْثِ بَعْدَ المَوْت '' ترجمہ: میں ایمان لاتا ہوں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیئے جانے پر۔

ارکان ایمان چھ ہیں: ﴿۱﴾ اللہ پر ایمان لانا ﴿۲﴾ اس کے فرشتوں پر ایمان لانا ﴿۳﴾ اس کی کتابوں پر ایمان لانا ﴿۴﴾ اس کے رسولوں پر ایمان لانا ﴿۵﴾ آخرت کے دن پر ایمان لانا ﴿۶﴾ اور اس بات پر ایمان لانا کہ اچھی بری تقدیر اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

سبق (۴)
توحید اور شرک کی قسمیں

توحید کی تین قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ توحید ربوبیت ﴿۲﴾ توحید الوہیت ﴿۳﴾ توحید اسماء وصفات۔

توحید ربوبیت: یہ ہے کہ اس پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اور اسی کے تصرف واختیار میں تمام چیزیں ہیں، اور ان تمام چیزوں میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

توحید الوہیت: یہ ہے کہ اس پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کی جائے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، یہی مطلب کلمہ طیبہ کا ہے۔

توحید اسماء وصفات: یہ ہے کہ اس پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ کے جو نام اور صفات قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں آئے ہیں وہ صرف اللہ کے ہی لئے ثابت ہیں جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَيۡءٌ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ '' کوئی چیز اس کے مثل نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

شرک کی تین قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ شرک اکبر ﴿۲﴾ شرک اصغر ﴿۳﴾ شرک خفی۔

شرک اکبر: جس کی وجہ سے نیک اعمال ضائع ہوجاتے ہیں اور وہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا مستحق ہوجاتا ہے، جس شخص کی موت شرک پر ہوئی س کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''لَوۡ اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ '' اگر ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کے سب اعمال غارت ہوجاتے۔ جو شخص اس حال میں

مر گیا اس کی بخشش نہ ہوگی اور جنت اس پر حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرکَ بِہِ وَ یَغْفِرُ مَادُونَ ذَالِکَ لِمَنْ یَشَاء ''اللہ تعالیٰ مشرک کو معاف نہیں کرتا، اس کے علاوہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے، نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''اِنَّہُ مَنْ یُشْرِکْ بِا للّٰہ فَقَد حَرَّمَ اللّٰہ عَلَیْہ الجَنَّۃَ وَ مَاوَاہُ النَّار وَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِن اَنْصَار ''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

شرک اصغر: جس کو قرآن یا حدیث شریف میں شرک کہا گیا ہو، لیکن وہ شرک اکبر نہ ہو جیسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی قسم کھانا، آپ ﷺ کا ارشاد ہے'' مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہ فقد کَفَر اَو اَشْرَک ''جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی قسم کھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔ یا کوئی کام دکھلاوے کیلئے کرنا، اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''أَخْوَف مَا أخَافُ عَلَیکُم الشِّرکُ الاصغَرُ فَسُئل عَنہ فَقَال الرِّیَاء ''میں تم پر جس چیز سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے۔ آپ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ ریاء ہے، یعنی دکھلاوے کے لئے کوئی کام کرنا۔

شرک اصغر سے مسلمان مرتد نہیں ہوتا ہے، اور نہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہنے کا مستحق بنتا ہے بلکہ یہ توحید میں نقص اور کمی پیدا کرتا ہے۔

شرک خفی: آدمی کوئی نیک کام کرتا ہو اور اس کو خوب اچھی طرح اس لئے کرتا ہو کہ لوگ اس کو دیکھ رہے ہیں یعنی لوگوں کو دکھلانے کے لئے خوب اچھی طرح کر رہا ہو نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اَلا اخبرکُم لما ھُو خوف عَلَیْکُم عِندی مِن المَسِیح الدَّجَّال ؟ قَالوا بَلی یَا رَسُول اللّٰہ قَالَ الشِّرک الخفی یَقوم

الرجل فَیُصَلی فَیُزَین صَلَا ته لما یری من نَظَر الرجل الَیْه'' کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتادوں جس کے بارے میں تم پر مسیح دجال سے بھی زیادہ ڈرتا ہوں، صحابہ نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ نے فرمایا شرک خفی جو یہ ہے کہ جب آدمی نماز کیلئے کھڑا ہوتو اپنی نماز بہت اچھی طرح سے ادا کرے اسلئے کہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

سبق (۵)

احسان کیا ہے؟

''**اَنْ تَعْبُدَ اللّٰه کَأَنَّکَ تَرَاهُ فَاِن لَمْ تَکُن تَرَاهُ فَاِنَّه یَرَاکَ**'' احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر یہ ممکن نہ ہوتو کم از کم یہ جانو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

سبق (٦)

نجاست سے پاکی حاصل کرنا

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ'' **اَلطَّهُورُ شَطْر الایْمَان** '' پاکی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کہ آپکا دو قبروں پر گزر ہوا ''**وَمَا یُعَذَّبَان فِی کَبیر اما اَحدهُمَا فکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ البَولِ وَ اما الآخر فکَانَ یَمْشِی بِا لنَّمِیْمَة**'' وفی روایۃ ''**لَا یَسْتَنْزِهُ مِنَ البَول**'' بیشک ان کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے نہیں دیا جارہا ہے (بلکہ) ایک تو ان میں پیشاب سے نہیں چھپتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا اور ایک روایت ہے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ نجاست حکمیہ ﴿۲﴾ نجاست حقیقیہ۔

نجاست حکمیہ: یہ ہے کہ انسان ایسی حالت میں ہو کہ اس کے لئے نماز وغیرہ پڑھنا جائز نہ ہو یعنی وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو، اس کو حدث بھی کہتے ہیں۔

نجاست حکمیہ کی دو قسم ہے: ﴿۱﴾ حدث اکبر ﴿۲﴾ حدث اصغر۔

حدث اکبر: یہ ہے کہ انسان ایسی حالت میں ہو کہ اس کے اوپر غسل واجب ہو، ایسی حالت میں نماز اور تلاوت جائز نہیں ہے۔

حدث اصغر: یہ ہے کہ انسان ایسی حالت میں ہو کہ اس کو وضو کرنا واجب ہو اس حالت میں بھی نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ قرآن مجید کی تلاوت بغیر چھوئے ہوئے زبانی کر سکتا ہے۔

نجاست حقیقیہ: وہ گندگی ہے جس سے مسلمان کو پاک رہنا واجب ہے اور اگر کہیں لگ جائے تو اس کو پانی سے پاک کرلے۔

نجاست حقیقیہ کی بھی دو قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ نجاست غلیظہ ﴿۲﴾ نجاست خفیفہ۔

نجاست غلیظہ: وہ ناپاکی جو سخت ہو، نجاست غلیظہ میں سے چند یہ ہیں:

﴿۱﴾ بہنے والا خون ﴿۲﴾ شراب ﴿۳﴾ مردار کا گوشت اور اس کی کھال ﴿۴﴾ ایسے جانوروں کا پیشاب جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا ﴿۵﴾ کتے کا پاخانہ ﴿۶﴾ درندوں کے پاخانے اور ان کی رال ﴿۷﴾ مرغی اور بطخ کا پاخانہ ﴿۸﴾ ہر وہ چیز جسکے انسان کے بدن سے نکلنے پر وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر نجاست غلیظہ کہیں لگ جائے تو اگر وہ ایک روپیہ کے سکہ سے کم لگا ہوا ہو یا اسکے برابر ہو تو معاف ہے نماز کراہت کے ساتھ جائز ہے، اس کے ساتھ نماز پڑھنا مناسب نہیں ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو پانی سے اس کو دھونا فرض ہے اور ایسی حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں

ہے۔

نجاست خفیفہ: وہ ہے جس کی نجاست ذرا کم اور ہلکی ہو، نجاست خفیفہ میں سے چند یہ ہیں: ﴿۱﴾ گھوڑے کا پیشاب ﴿۲﴾ ایسے جانور کا پیشاب جس کا گوشت کھایا جاتا ہو ﴿۳﴾ ایسے چڑیوں کی بیٹ جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے ﴿۴﴾ نجاست خفیفہ معاف ہے بشرطیکہ بہت زیادہ نہ لگ گیا ہو یعنی بدن یا کپڑے کے چوتھائی حصہ یا اس سے زیادہ میں لگ گئی ہو تو معاف نہیں ہے۔

سبق (۷)
غسل کا بیان

غسل کی قسمیں : غسل کی تین قسمیں ہیں : ﴿۱﴾ فرض ﴿۲﴾ مسنون ﴿۳﴾ مندوب ۔

غسل فرض: غسل چار چیزوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے سے فرض ہو جاتا ہے ﴿۱﴾ جنبی ہونے پر ﴿۲﴾ عورت کا حیض سے پاک ہونے پر ﴿۳﴾ عورت کا نفاس سے پاک ہونے پر ﴿۴﴾ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے۔

غسل مسنون: چار اوقات میں غسل کرنا سنت ہے: ﴿۱﴾ جمعہ کی نماز کے لئے ﴿۲﴾ عیدین کی نماز کی لئے ﴿۳﴾ احرام باندھنے کیلئے ﴿۴﴾ حاجیوں کے لئے میدان عرفات میں سورج ڈھلنے کے بعد۔

غسل مندوب (مستحب): اٹھارہ اوقات میں غسل کرنا مستحب ہے: ﴿۱﴾ شب برأت میں ﴿۲﴾ شب قدر میں ﴿۳﴾ چانداور سورج گرہن کی نماز کیلئے ﴿۴﴾ نماز استسقاء کیلئے ﴿۵﴾ گھبراہٹ کے وقت ﴿۶﴾ تاریکی میں ﴿۷﴾ سخت آندھی کے

وقت ﴿۸﴾ نئے کپڑے پہنتے وقت ﴿۹﴾ اس شخص کیلئے جو گناہوں سے تائب ہوا ہو ﴿۱۰﴾ اس شخص کیلئے جس کو سفر درپیش ہو ﴿۱۱﴾ ایسے شخص کیلئے جو مدینہ طیبہ جا رہا ہو ﴿۱۲﴾ ایسے شخص کیلئے جو مکہ مکرمہ جا رہا ہو ﴿۱۳﴾ بقرعید کے دن صبح مزدلفہ میں وقوف کے وقت ﴿۱۴﴾ طواف زیارت کیلئے ﴿۱۵﴾ اس شخص کیلئے جس نے میت کو غسل دیا ہو ﴿۱۶﴾ حجامت بنوانے کے بعد ﴿۱۷﴾ ایسے شخص کے لئے جو جنون اور بیہوشی سے افاقہ پا گیا ہو ﴿۱۸﴾ اس کیلئے جو اسلام قبول کرے اور وہ پاک بھی ہو، اگر اسلام قبول کیا اور وہ ناپاک ہے تو پھر غسل فرض ہے۔

غسل کے فرائض: غسل میں تین چیزیں فرض ہیں: ﴿۱﴾ پورے منہ میں پانی ڈال کر اچھی طرح کلی کرنا ﴿۲﴾ ناک کے نرم حصہ تک اچھی طرح پانی ڈال کر صاف کرنا ﴿۳﴾ سارے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی باقی اور سوکھی نہ رہ جائے۔

غسل کی سنتیں:

﴿۱﴾ ناپاکی سے پاک ہونے کی نیت کرنا ﴿۲﴾ بدن پر اگر نجاست لگی ہو تو اس کو غسل سے پہلے دھونا ﴿۳﴾ دونوں ہاتھوں کو وضو کی طرح گٹوں تک دھونا ﴿۴﴾ غسل کرنے سے پہلے وضو کرنا، اگر کسی ایسی جگہ غسل کر رہا ہے جہاں پانی جمع ہو رہا ہے تو دونوں پیروں کو غسل کے بعد دوسری جگہ دھونا ﴿۵﴾ پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا ﴿۶﴾ پہلے سر پر پانی ڈالنا پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر ﴿۷﴾ بدن کو رگڑ رگڑ کر دھونا ﴿۸﴾ پے در پے غسل کرنا اس طرح کہ دوسرے عضو کو پہلے عضو کے سوکھنے سے پہلے دھو لینا۔

سبق (۸)
وضو کی شرائط

وضو کی شرائط: ﴿۱﴾ مسلمان ہونا ﴿۲﴾ عاقل ہونا ﴿۳﴾ بالغ ہونا ﴿۴﴾ وضو سے پہلے پانی یا ڈھیلے سے استنجاء کرنا ﴿۵﴾ پانی کا پاک ہونا ﴿۶﴾ اعضائے وضو سے ان چیزوں کو ختم کرنا جو پانی کو کھال تک جانے سے روکے ﴿۷﴾ نماز کا وقت ہونا ایسے شخص کیلئے جس کا وضو برقرار نہ رہتا ہو۔

سبق (۹)
وضو کے فرائض

وضو میں چار فرائض ہیں: ﴿۱﴾ ایک مرتبہ پورے چہرہ کو پیشانی کے بال سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھونا ﴿۲﴾ ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا ﴿۳﴾ چوتھائی سر کا مسح کرنا ﴿۴﴾ ایک مرتبہ دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

سبق (۱۰)
وضو کی سنتیں

﴿۱﴾ وضو شروع کرنے سے پہلے نیت کرنا ﴿۲﴾ بسم اللہ پڑھنا ﴿۳﴾ پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا ﴿۴﴾ مسواک کرنا، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو صاف کرنا ﴿۵﴾ تین مرتبہ کلی کرنا ﴿۶﴾ تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا

﴿۷﴾ ہر عضو کو تین تین بار دھونا ﴿۸﴾ ایک مرتبہ تمام سر کا مسح کرنا ﴿۹﴾ دونوں کانوں کا مسح کرنا ﴿۱۰﴾ داڑھی کا خلال کرنا ﴿۱۱﴾ ہاتھ پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا ﴿۱۲﴾ دوسرے عضو کو پہلے عضو کے سوکھنے سے پہلے دھونا ﴿۱۳﴾ ترتیب وار وضو کرنا، اس طرح کہ پہلے چہرہ دھوئے پھر دونوں ہاتھ، پھر سر کا مسح پھر دونوں پیر دھوئے ۔

سبق (۱۱)

وضو کے آداب

وضو کے آداب: ﴿۱﴾ وضو کرنے کیلئے کسی اونچی جگہ بیٹھنا تاکہ چھینٹیں نہ پڑیں ﴿۲﴾ قبلہ رو ہونا ﴿۳﴾ وضو میں کسی قسم کی مدد نہ لینا ﴿۴﴾ دنیاوی باتیں نہ کرنا ﴿۵﴾ وہ دعائیں پڑھنا جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں ﴿۶﴾ زبان اور دل دونوں سے نیت کرنا ﴿۷﴾ ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا ﴿۸﴾ چھوٹی انگلی کو تر (یعنی بھگو) کر کے دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالنا ﴿۹﴾ کلی اور ناک صاف کرنے کیلئے دائیں ہاتھ سے پانی لینا ﴿۱۰﴾ اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اس کو ہلانا ﴿۱۱﴾ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿۱۲﴾ وضو سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رو ہو کر یہ دعا پڑھنا:

اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

سبق (۱۲)
وضو کے مکروہات

وضو میں چھ چیزیں مکروہ ہیں: ﴿۱﴾ زیادہ پانی استعمال کرنا ﴿۲﴾ پانی کا بہت کم استعمال کرنا کہ پانی اعضائے وضو سے گرے ہی نہ ﴿۳﴾ پانی چہرے پر مارنا ﴿۴﴾ دنیاوی باتیں کرنا ﴿۵﴾ کسی دوسرے سے پانی وغیرہ مانگنا ﴿۶﴾ سر کا تین مرتبہ مسح کرنا اور ہر بار نیا پانی لینا۔

سبق (۱۳)
وضو کو توڑنے والی چیزیں

وضو کو توڑنے والی چیزیں نو ہیں : ﴿۱﴾ پیشاب یا پاخانہ کے راستہ سے کسی چیز کا نکلنا ﴿۲﴾ جسم سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا ﴿۳﴾ تھوک میں خون کا زیادہ یا برابر ہونا ﴿۴﴾ منہ بھر کے قے کرنا ﴿۵﴾ ایسی چیز پر ٹیک لگا کر سو جانا کہ اگر اس کو ہٹا لیا جائے تو گر پڑے ﴿۶﴾ بیہوش ہو جانا ﴿۷﴾ مجنون ہو جانا ﴿۸﴾ نشہ میں ہونا ﴿۹﴾ بالغ آدمی کا رکوع اور سجدہ والی نماز میں آواز سے ہنسنا۔

سبق (۱۴)
نماز کی شرائط

نماز میں نو شرطیں ہیں : ﴿۱﴾ مسلمان ہونا ﴿۲﴾ عاقل ہونا ﴿۳﴾ بالغ ہونا ﴿۴﴾ پاک ہونا ﴿۵﴾ ستر کا چھپانا ﴿۶﴾ قبلہ رو ہونا ﴿۷﴾ نماز کا وقت ہونا ﴿۸﴾ نیت کرنا ﴿۹﴾ تکبیر تحریمہ۔

سبق (۱۵)

نماز کے فرائض

نماز میں پانچ فرائض ہیں: ﴿۱﴾ قیام ﴿۲﴾ قرأت ﴿۳﴾ رکوع ﴿۴﴾ سجدہ ﴿۵﴾ قعدۂ اخیرہ۔ اگر اس میں سے کوئی چیز چھوٹ جائے گی تو نماز نہیں ہوگی خواہ جان بوجھ کر چھوڑے یا بھول کر۔

سبق (۱۶)

نماز کے واجبات

نماز میں پندرہ واجبات ہیں: ﴿۱﴾ نماز کو ''اللہ اکبر'' کہہ کر شروع کرنا ﴿۲﴾ فرض کی پہلی دو رکعتوں نیز وتر، سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ﴿۳﴾ فرض کی پہلی دو رکعتوں نیز وتر، سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت ملانا ﴿۴﴾ سورۂ فاتحہ کو ملائی جانے والی سورت سے پہلے پڑھنا ﴿۵﴾ دوسرے سجدے کو بلا کسی تاخیر کے کرنا ﴿۶﴾ تمام ارکان کو اعتدال اور اطمینان سے ادا کرنا ﴿۷﴾ قعدۂ اُولیٰ میں تشہد (یعنی التحیات) کی مقدار بیٹھنا ﴿۸﴾ تشہد کا دونوں قعدوں میں پڑھنا ﴿۹﴾ دوسرے قعدہ میں تشہد (یعنی التحیات) کے بعد فوراً تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہونا ﴿۱۰﴾ نماز کو دو سلاموں سے ختم کرنا ﴿۱۱﴾ وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد دعائے قنوت پڑھنا ﴿۱۲﴾ عیدین میں زائد تکبیرات (ہر رکعت میں تین تکبیریں) ﴿۱۳﴾ عیدین کی نماز میں دوسرے رکعت کے رکوع کیلئے تکبیر کہنا ﴿۱۴﴾ امام کا جہری نمازوں اور جمعہ، عیدین نیز تراویح اور وتر جبکہ رمضان میں ہو زور سے قراءت

کرنا ﴿۱۵﴾ امام اور منفرد کا ظہر اور عصر میں آہستہ آہستہ قراءت کرنا۔

سبق (۱۷)
نماز کی سنتیں

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُونِی اُصَلِّی'' نماز پڑھو جیسا کہ دیکھتے ہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں۔ (بخاری:۶۳۱)

نماز کی سنتیں: ﴿۱﴾ تحریمہ کے وقت بالکل سیدھا کھڑا ہونا ﴿۲﴾ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھانا ﴿۳﴾ ہاتھ اٹھاتے ہوئے ہتھیلی اور انگلیوں کا قبلہ کی طرف ہونا ﴿۴﴾ ہاتھ اٹھاتے وقت نہ انگلیاں ملائے اور نہ کشادہ کرے بلکہ اپنی حالت پر چھوڑ دے ﴿۵﴾ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا ﴿۶﴾ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے اوپر چھوٹی والی انگلی اور انگوٹھا سے حلقہ بنانا ﴿۷﴾ ہاتھ باندھتے ہی ثناء پڑھنا ﴿۸﴾ سورۃ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے پہلی رکعت میں اعوذباللہ پڑھنا ﴿۹﴾ سورۃ فاتحہ سے پہلے ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھنا ﴿۱۰﴾ سورۃ فاتحہ سے فارغ ہونے کے بعد آہستہ سے آمین کہنا ﴿۱۱﴾ کھڑے ہونے میں دونوں پیروں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رکھنا ﴿۱۲﴾ ظہر اور فجر کی نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد طوال مفصل (سورہ حجرات سے سورہ بروج تک) اور عصر نیز عشاء میں اوساط مفصل (سورہ طارق سے سورہ لم یکن تک) اور مغرب میں قصار مفصل (اذا زلزلت سے آخر قرآن تک) میں سے کسی سورہ کا پڑھنا ﴿۱۳﴾ فجر کی پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے لمبی کرنا ﴿۱۴﴾ رکوع کی تکبیر کہنا ﴿۱۵﴾ رکوع کی حالت میں گھٹنوں کو اس طرح پکڑنا کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں ﴿۱۶﴾ رکوع کی حالت میں

پیٹھ اور سر کو کولہے کے برابر اور پنڈلیوں کو کھڑا رکھنا ﴿۱۷﴾ رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا ﴿۱۸﴾ رکوع کی حالت میں اپنے ہاتھ کو بازو سے دور رکھنا ﴿۱۹﴾ مقتدی کا امام کے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کے بعد آہستہ سے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنا ﴿۲۰﴾ سجدوں کی تکبیر کہنا ﴿۲۱﴾ سجدہ میں پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر چہرہ رکھنا ﴿۲۲﴾ سجدہ سے اٹھتے وقت پہلے چہرہ پھر ہاتھ پھر گھٹنوں کو اٹھانا ﴿۲۳﴾ سجدہ کی حالت میں پیشانی کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھنا ﴿۲۴﴾ سجدہ میں دونوں بازوؤں کو پہلو سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھنا ﴿۲۵﴾ سجدہ کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کا ملا ہوا ہونا ﴿۲۶﴾ سجدہ کی حالت میں پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا ﴿۲۷﴾ سجدہ میں کم سے کم تین بار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہنا ﴿۲۸﴾ سجدہ سے اٹھنے کے لئے تکبیر کہنا ﴿۲۹﴾ سجدہ سے بغیر بیٹھے اور ٹیک لگائے ہوئے کھڑا ہونا جبکہ جوئی عذر نہ ہو ﴿۳۰﴾ دونوں سجدوں کے درمیان دونوں ہاتھوں کو رانوں پر اس طرح رکھنا جس طرح تشہد کی حالت میں رکھتے ہیں ﴿۳۱﴾ بیٹھنے میں بائیں پیر کو بچھانا اور دائیں پیر کو کھڑا رکھنا ﴿۳۲﴾ قعدہ میں تشہد والی انگلی کو لا الٰہ کے وقت اٹھانا اور اِلَّا اللّٰہ کے وقت رکھ دینا ﴿۳۳﴾ ظہر، عشاء اور عصر کی آخری دو رکعتوں نیز مغرب کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ﴿۳۴﴾ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا ﴿۳۵﴾ درود شریف کے بعد دعاء ماثورہ پڑھنا ﴿۳۶﴾ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے وقت دائیں اور بائیں منھ موڑنا ﴿۳۷﴾ امام کا ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت زور سے تکبیر کہنا اور مقتدی کا آہستہ کہنا ﴿۳۸﴾ امام کا السلام علیکم کو زور سے کہنا ﴿۳۹﴾ امام کا دونوں سلام پھیرتے وقت مقتدیوں، فرشتوں، نیز نیک جناتوں کی نیت کرنا اور مقتدی

امام کے ساتھ اپنے ساتھیوں کی نیت کرے اور اکیلا نماز پڑھنے والا صرف فرشتوں کی نیت کرے ﴿۴۰﴾ دوسرے سلام کو پہلے سلام سے آہستہ کہنا ﴿۴۱﴾ سلام کا دائیں طرف سے شروع کرنا ﴿۴۲﴾ مقتدی کا سلام امام کے سلام کے ساتھ ملا ہونا ﴿۴۳﴾ مسبوق کا (جن کی رکعت چھوٹ گئی ہو) امام کے دونوں سلام سے فارغ ہو جانے کا انتظار کرنا۔

سبق (۱۸)
نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں

نماز کو فاسد کردینے والی چیزیں بہت ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں: ﴿۱﴾ نماز کی شرطوں میں سے کسی شرط کا چھوٹ جانا ﴿۲﴾ فرائض نماز میں سے کسی چیز کا چھوٹ جانا ﴿۳﴾ نماز کے درمیان بولنا (خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھولکر یا غلطی سے ہو) ﴿۴﴾ نماز میں لوگوں کی بات کرنے کی طرح دعاء کرنا جیسے کہے اے اللہ ہم کو کھانا کھلا دے ﴿۵﴾ کسی کو سلام کرنا یا کسی کو سلام کا جواب دینا یا مصافحہ کرنا ﴿۶﴾ ایسا کوئی کام کرنا کہ دیکھنے والے کو یہ لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے ﴿۷﴾ قبلہ کی طرف سے سینہ کا پھیر لینا ﴿۸﴾ کسی چیز کا کھا پی لینا ﴿۹﴾ دانت میں پھنسے ہوئے چیز کا کھا جانا جبکہ وہ چنے کے برابر ہو ﴿۱۰﴾ بغیر ضرورت کھنکھارنا ﴿۱۱﴾ کسی تکلیف سے کراہ کے اوہ وغیرہ کہنا جبکہ وہ اللہ کے ڈر سے نہ ہو اس سے وہ مریض خارج ہے جو غیر اختیاری طور پر آہ کرے ﴿۱۲﴾ بلند آواز سے رو دینا اور یہ رونا اللہ کے ڈر یا جنت اور جہنم کے ذکر سے نہ ہو بلکہ کسی تکلیف وغیرہ سے ہو ﴿۱۳﴾ نمازی کا ستر ایک رکن تک کھلا رہ جانا ﴿۱۴﴾ کسی رکن کے ادا کرتے وقت نمازی کے بدن یا کپڑے یا جگہ میں کوئی نجاست لگی ہوئی ہونا

﴿۱۵﴾ نمازی کو نماز میں جنون آجانا ﴿۱۶﴾ نمازی کا نماز میں بیہوش ہو جانا ﴿۱۷﴾ فجر کی نماز میں سورج کا نکل آنا ﴿۱۸﴾ عیدین کی نماز میں زوال کے وقت کا داخل ہو جانا ﴿۱۹﴾ نماز جمعہ کا عصر کے وقت میں داخل ہونا ﴿۲۰﴾ تیمّم کئے ہوئے نمازی کا پانی پا جانا اور اس کے استعمال پر قادر ہونا ﴿۲۱﴾ نمازی کا وضو توڑ دینا ﴿۲۲﴾ اللہ اکبر کے مد کو کھینچ دینا ﴿۲۳﴾ نمازی کا قرآن شریف سے دیکھ کر پڑھنا ﴿۲۴﴾ نمازی کا کسی رکن کو حالت نیند میں گذار دینا ﴿۲۵﴾ جب نمازی صاحب ترتیب ہو اور نماز کے اندر چھوٹی ہوئی نماز یاد آجائے ﴿۲۶﴾ امام کا ایسے شخص کا خلیفہ بنانا جو امامت کی صلاحیت نہ رکھتا ہو ﴿۲۷﴾ نمازی کا یہ گمان کر کے مسجد سے نکل جانا کہ اس کو حدث لاحق ہو گیا ہے یا صفوں سے ہٹ جانا یا علاوہ مسجد کے سترہ سے تجاوز کر جانا ﴿۲۸﴾ نمازی کا نماز میں آواز سے ہنس دینا ﴿۲۹﴾ نمازی کا نماز کے اندر خفَّین کا تار دینا ﴿۳۰﴾ مقتدی کا اپنے امام سے کسی رکن کے ادا کرنے میں سبقت کرنا کہ اس رکن میں امام کے ساتھ شریک نہ ہوا بلکہ امام سے پہلے ہی اس کو ادا کر لے ﴿۳۱﴾ نمازی کا نماز میں جنبی ہو جانا۔

سبق (۱۹)

نماز کو مکروہ کرنے والی چیزیں

نماز کو مکروہ کرنے والی چیزیں باون ہیں : ﴿۱﴾ نماز کی سنتوں میں سے کسی سنت کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا ﴿۲﴾ کپڑے یا بدن سے کھیلنا ﴿۳﴾ ایسے گھٹیا کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جس کو پہن کر شریفوں کے پاس نہ جاتا ہو ﴿۴﴾ نماز میں کسی چیز کی طرف ٹیک لگانا ﴿۵﴾ بغیر ضرورت گردن کو دائیں بائیں موڑنا ﴿۶﴾ کسی شخص کی طرف منھ کر کے نماز پڑھنا ﴿۷﴾ پیشاب یا پاخانہ نیز ریح کی حاجت کے وقت نماز

پڑھنا ﴿۸﴾ کسی دوسرے کی زمین پر بغیر اس کی رضا مندی کے نماز پڑھنا ﴿۹﴾ آگ کی طرف منھ کر کے نماز پڑھنا ﴿۱۰﴾ گندی جگہ نماز پڑھنا ﴿۱۱﴾ راستہ میں نماز پڑھنا ﴿۱۲﴾ قبرستان میں نماز پڑھنا ﴿۱۳﴾ ایسے تھوڑی نجاست کے ساتھ نماز پڑھنا جس سے نماز ہو جاتی ہے ﴿۱۴﴾ نجاست کے قریب نماز پڑھنا ﴿۱۵﴾ ایسے کپڑوں میں جس میں جانداروں کی تصویریں بنی ہوئی ہوں نماز پڑھنا ﴿۱۶﴾ ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں تصویریں لگی ہوئی ہوں ﴿۱۷﴾ انگلیاں چٹخانا ﴿۱۸﴾ انگلیوں کی تشبیک کرنا (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا) ﴿۱۹﴾ بغیر عذر کے پالتی مار کے بیٹھنا ﴿۲۰﴾ کتے کی طرح بیٹھنا ﴿۲۱﴾ دونوں باہوں کو سجدوں میں بچھا دینا ﴿۲۲﴾ ہاتھوں کو اپنے رخسارہ پر رکھنا ﴿۲۳﴾ آستین چڑھانا ﴿۲۴﴾ کرتہ پہننے پر قادر ہونے کے باوجود صرف پائجامہ میں نماز پڑھنا ﴿۲۵﴾ بغیر عذر اور مصلحت کے سر کھولکر نماز پڑھنا ﴿۲۶﴾ ایسی صف کے پیچھے نماز پڑھنا کہ جس میں جگہ خالی ہو ﴿۲۷﴾ آیتوں اور تسبیحات کو انگلیوں سے گننا ﴿۲۸﴾ ایسی مٹی جو تکلیف نہ دیتی ہو نماز کے اندر چہرہ سے صاف کرنا ﴿۲۹﴾ بغیر عذر کے صرف پیشانی پر سجدہ کرنا ﴿۳۰﴾ ایسی صورت میں نماز پڑھنا جبکہ کھانا موجود ہو اور دل اس میں لگا ہوا ہو ﴿۳۱﴾ سورتوں کو اس طرح متعین کر کے پڑھنا کہ ان کے علاوہ دوسری سورتیں نہ پڑھے ﴿۳۲﴾ جان بوجھ کر فرائض میں خلاف ترتیب سورتیں پڑھنا ﴿۳۳﴾ فرض کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت مکرر پڑھنا جبکہ اس کو دوسری سورتیں یاد ہوں ﴿۳۴﴾ دوسری رکعت پہلی رکعت سے بہت زیادہ لمبی کرنا ﴿۳۵﴾ سجدہ یا غیر سجدہ میں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو قبلہ سے ہٹا لینا ﴿۳۶﴾ پگڑی کے کور یا کسی جاندار کی تصویر پر سجدہ کرنا ﴿۳۷﴾ فرائض میں ایسی دو سورتوں کا پڑھنا جس کے درمیان کوئی چھوٹی سورت

ہو جیسے پہلی رکعت میں سورہ ماعون پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون ﴿۳۸﴾ رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر نہ رکھنا ﴿۳۹﴾ تشہد میں ہاتھوں کو ران پر نہ رکھنا ﴿۴۰﴾ جمائی لینا ﴿۴۱﴾ سلام کا جواب اشارہ سے دینا ﴿۴۲﴾ جُوؤں کو پکڑ کر مار ڈالنا ﴿۴۳﴾ نمازی کا اپنے سر کو رومال سے اسطرح باندھنا کہ بیچ کا حصہ کھلا رہے ﴿۴۴﴾ مرد کا عورتوں کی طرح بال کی چوٹی باندھ کر نماز پڑھنا ﴿۴۵﴾ رکوع یا سجدہ کرتے وقت مٹی لگ جانے کے اندیشہ سے کپڑے کو سمیٹنا ﴿۴۶﴾ کپڑے کو لٹکانا اس طرح کہ اس کو اپنے سر پر رکھ لے یا مونڈھوں پر رکھ لے اور پھر دونوں کونوں کو لٹکتا ہوا چھوڑ دے ﴿۴۷﴾ کرتا پائجامہ کا ٹخنوں سے نیچا ہونا ﴿۴۸﴾ قرأت پورا ہونے سے پہلے رکوع میں چلے جانا ﴿۴۹﴾ امام کا محراب میں کھڑا ہونا ﴿۵۰﴾ امام کا تنہا کسی اونچی جگہ یا نیچی جگہ کھڑا ہونا ﴿۵۱﴾ آنکھوں کا بغیر کسی مصلحت کے بند رکھنا ﴿۵۲﴾ آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھانا۔

فائدہ : مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق

﴿۱﴾ عورتوں کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان کے چہرے، ہاتھ اور قدموں کے سوا پورا بدن کپڑوں سے ڈھکا ہوا ہے ﴿۲﴾ عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں اٹھانا چاہئے بلکہ کندھوں تک اٹھائیں اور دوپٹہ کے اندر سے اٹھائیں ﴿۳﴾ عورتیں ہاتھ سینہ پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے الٹے طرف رکھ دیں، انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہیں باندھنا چاہئے ﴿۴﴾ رکوع میں عورتوں کو مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں ہے، عورتوں کو مردوں کے مقابلہ میں کم جھکنا چاہئے ﴿۵﴾ رکوع میں مردوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئے لیکن عورتوں کیلئے یہ

حکم ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں ﴿۶﴾ عورتوں کو رکوع میں اپنے پیر بالکل سیدھا نہ رکھنا چاہئے بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا جھکا کر کھڑا ہونا چاہئے ﴿۷﴾ رکوع میں عورتوں کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں ﴿۸﴾ عورتیں دونوں پیر ملا کر کھڑی ہوں خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً ملجانا چاہئے، پیر کے درمیان فاصلہ نہ رہے ﴿۹﴾ عورت سجدہ میں جاتے وقت شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدہ میں جاسکتی ہے ﴿۱۰﴾ عورتیں سجدہ اس طرح کریں کہ ان کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے ملجائیں اور پیر کھڑا کرنے کے بجائے انہیں داہنی طرف نکال کر بچھا دے ﴿۱۱﴾ عورتیں سجدہ میں اپنی کہنیوں سمیت پوری باہیں زمین پر رکھ دیں ﴿۱۲﴾ سجدوں کے درمیان اور تشہد پڑھنے کیلئے جب بیٹھنا ہو تو بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پیر دائیں طرف نکال دیں اور دائیں پنڈلی پر رکھیں۔

سبق (۲۰)
میت کی تجہیز و تکفین

جب مریض پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو اسے کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّد رَّسُولُ اللّٰه کی تلقین کرنی چاہئے، آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے ''لَقِّنُوا مَوتَاکُم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه '' اپنے مرنے والوں کو لا اِلٰه اِلَّا اللّٰه کی تلقین کرو۔ جب کسی کی موت کا یقین ہو جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں۔ مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے، البتہ جو جنگ میں شہید ہوئے ہوں ان کو غسل نہ دیا جائے گا اور ان کو انہیں کپڑوں میں کفنا کر نماز پڑھی جائیگی، البتہ موجودہ کپڑے میں کمی بیشی کر سکتے ہیں۔

میت کو غسل دینے کا طریقہ: میت کو چار پائی پر رکھ دے، میت کے بدن کو ناف سے

لیکر گھٹنے تک ڈھانک دے پھراس کے کپڑے اتارڈالے، بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر مٹی کے تین یاپانچ ڈھیلوں سے استنجاء کرائے پھرپانی سے پاک کرے اورنماز کے وضوکی طرح وضوکرائے لیکن منھ اورناک میں پانی نہ ڈالے بلکہ منھ اورناک کوایک بھیگے کپڑے یا روئی سے صاف کردے، بیر کی پتی کے ملے ہوئے پانی سے اس کوغسل دے، اگر بیر کی پتی نہ مل سکے تو صرف خالص پانی سے غسل کرائے، سب سے پہلے سراورداڑھی کوخطمی یاصابون سے دھوئے، پھرمیت کو بائیں کروٹ لٹا کراس طرح پانی ڈالے کہ پانی نیچے تک پہنچ جائے، پھردائیں کروٹ کرے اوراس میں بھی اسی طرح پانی ڈالے، پھرمیت کوتھوڑا اٹھا کر اس کے پیٹ کوآہستہ آہستہ دبایا جائے اوراگر غلاظت وغیرہ نکلے اس کو دھودے، دوبارہ غسل کرانے کی ضرورت نہیں ہے، پھردوسرادستانہ پہن کرسارابدن کسی کپڑے وغیرہ سے پوچھ دے، میت کی داڑھی اورسر پرخوشبولگادے اوراس کے سجدوں کی جگہوں میں کافورمل دے، میت کے ناخن اور بال نہ کاٹے نیز میت کے بال اورداڑھی میں کنگھی نہ کرے۔ بیوی اپنے شوہرکوغسل دے سکتی ہے جبکہ کوئی دوسراغسل دینے والاموجود نہ ہواورشوہر بیوی کوغسل نہیں دے سکتا۔

میت کوکفن دینے کا طریقہ

کفن کی تین قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ کفن سنت ﴿۲﴾ کفن کفایۃ ﴿۳﴾ کفن ضرورت

مردکیلئے تین کپڑے کفن میں سنت ہیں : ﴿۱﴾ قمیص ﴿۲﴾ ازار ﴿۳﴾ لفافہ۔

اوردوکپڑے مردکیلئے کافی ہیں۔ ﴿۱﴾ ازار ﴿۲﴾ لفافہ، اس سے کم میں مکروہ ہے، اور جوضرورت کے وقت مل جائے اگرچہ وہ ایک ہی ہوکہ اس سے صرف سترعورت ہوتاہو، یہ کفن ضرورت ہے۔

کفن میں افضل سفید کپڑے کا ہونا ہے، ازار کی لمبائی سر کے بال سے لیکر پیر تک ہونی چاہئے اور لفافہ ازار سے ایک ذراع لمبا ہو اور قمیص گردن سے لیکر پیر تک ہو اور کرتہ میں آستین نہ ہو۔

مرد کو کفن دینے کا طریقہ : یہ ہے کہ سب سے پہلے لفافہ رکھے پھر لفافہ کے اوپر ازار رکھے پھر ازار کے اوپر قمیص رکھے پھر میت کو رکھے اور قمیص پہنائے، پھر ازار کو بائیں طرف سے لپیٹے، پھر دائیں سے لپیٹے، پھر لفافہ کو بائیں طرف سے اور پھر دائیں طرف لپیٹے اور کفن کو دونوں طرف سے باندھ دے۔

عورت کیلئے پانچ کپڑے سنت ہیں : ﴿۱﴾ لفافہ ﴿۲﴾ ازار ﴿۳﴾ قمیص ﴿۴﴾ خمار ﴿۵﴾ خرقہ۔

عورت کو کفن دینے کا طریقہ : یہ ہے کہ پہلے لفافہ رکھے پھر لفافہ کے بعد سینہ بند رکھے پھر ازار رکھے اسکے اوپر قمیص رکھے اور قمیص پہنا دے، اور اسکے بالوں کی دو چوٹیاں بنا کر اسکے سینے پر رکھ دے پھر اسکے سر پر دوپٹہ رکھ دے، دوپٹہ کو نہ لپیٹے اور نہ باندھے، پھر ازار کو بائیں طرف سے لپیٹے، پھر داہنی طرف سے، پھر سینہ کو سینہ بند سے باندھ دے پھر لفافہ کو بائیں طرف سے لپیٹے پھر دائیں طرف سے لپیٹے۔

سبق (۲۱)
جنازہ کی نماز

جنازہ کی نماز مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے اگر ایک مسلمان نے بھی میت کی نماز پڑھ لی تو سب کے ذمہ سے گناہ ختم ہو جائے گا ورنہ سب گنہگار رہوں گے۔

جنازہ کی نماز میں دو فرض ہیں : ﴿۱﴾ چار تکبیریں، ہر تکبیر بمنزلہ ایک رکعت کے

ہے﴿۲﴾ قیام، نماز جنازہ بیٹھ کر پڑھنے سے صحیح نہیں ہوتی۔

نماز جنازہ کی شرائط

نماز جنازہ میں پانچ چیزیں شرط ہیں : ﴿۱﴾ میت کا مسلمان ہونا ﴿۲﴾ میت کا نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے پاک ہونا، لہٰذا غسل دینے سے پہلے نماز جائز نہیں ہے ﴿۳﴾ میت کا موجود ہونا ﴿۴﴾ میت کا نمازیوں کے آگے ہونا ﴿۵﴾ میت کا زمین پر رکھا ہوا ہونا، اگر میت چارپائی پر ہو اور چارپائی زمین پر ہو تو اس پر نماز جنازہ جائز ہے۔

نماز جنازہ کی سنتیں

نماز جنازہ میں چار سنتیں ہیں : ﴿۱﴾ امام کا میت کے سینہ کے مقابل کھڑا ہونا خواہ مرد ہو یا عورت ﴿۲﴾ پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا ﴿۳﴾ دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنا ﴿۴﴾ تیسری تکبیر کے بعد میت کیلئے دعاء ماثورہ پڑھنا، جب میت بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت ہو تو یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰھُمّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَا ئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَه مِنَّا فَتَوَفَّه عَلَی الاِسْلَا م وَمَنْ تَوَفَّیْتَه مِنَّا فَتَوَفَّه عَلَی الایْمان '' اور جب میت نابالغ بچہ ہو تو یہ دعا پڑھے **''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَ طًا وَ اجعَله لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَاجعَلْهُ لَنَا شَا فِعاً وَ مُشَفَّعاً ''** اور نابالغ بچی ہو تو یہ دعاء پڑھے **'' اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرطاً وَ اجْعَلھَا لَنَا اَجراً وَ ذُخْراً وَ اجْعَلھَا لَنَاَ شَافِعَة وَّ مُشَفَّعَة ''** چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے (ہاتھ

صرف پہلی تکبیر میں اٹھایا جائے گا)۔

نماز جنازہ کا طریقہ : نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ امام میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو اور مقتدی امام کے پیچھے صف بنائیں پھر سب لوگ نماز جنازہ ادا کرنے کی نیت کریں، اور مقتدی امام کی اقتدا کی بھی نیت کرے، پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہے، پھر ثنا پڑھے، پھر دوسری تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے کہے اور اس کے بعد درود شریف پڑھے پھر تیسری تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے کہے، اس کے بعد دعاء پڑھے پھر چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے کہے اور سلام پھیر دے۔

سبق (۲۲)
زیارت قبور کے احکام

مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے، عورتوں کے لئے قبروں پر جانا مکروہ ہے، قبور کی زیارت کرتے وقت سورۂ یٰس شریف پڑھنا مستحب ہے، اگر وقت نہ ہو تو کم از کم تین مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھکر ایصال ثواب کردے، قبروں کو پیروں سے روندنا مکروہ ہے، قبروں پر سونا مکروہ ہے، قبرستان سے گھاس اور پیڑ کاٹنا مکروہ ہے۔

سبق (۲۳)
روزہ کا بیان

روزہ کی قسمیں : روزہ کی چھ قسمیں ہیں : ﴿۱﴾ فرض ﴿۲﴾ واجب ﴿۳﴾ سنت ﴿۴﴾ مندوب ﴿۵﴾ مکروہ ﴿۶﴾ حرام۔

فرض روزے : صرف رمضان شریف کا رزہ فرض ہے۔

واجب روزے : نفلی روزے کی قضاء، منت مانا ہوا روزہ، کفارہ کے روزے۔

مسنون روزے : عاشوراء (دسویں محرم) کا روزہ، نویں یا گیارہویں کو ملا کر دو روزے رکھے جائیں گے۔ پندرہ شعبان کا روزہ، نویں ذی الحجہ (یعنی بقرعید کی نویں تاریخ) کا روزہ رکھنے کی بہت فضیلت آئی ہے۔

مندوب روزے : ایام بیض یعنی چاند کے مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ میں روزے رکھنا۔ دوشنبہ اور جمعرات کو ہر ہفتہ میں روزہ رکھنا۔ شوال کے ماہ میں چھ روزے رکھنا۔ داؤد علیہ السلام کا روزہ وہ اس طرح ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے۔

مکروہ روزے : صرف عاشوراء کا روزہ رکھنا جبکہ دسویں کے ساتھ نویں یا گیارہویں کو نہ ملائے، سنیچر کے دن بغیر کسی اور دن کے ملائے روزہ رکھنا، صوم وصال یعنی بلا افطار مسلسل روزے رکھنا۔

حرام روزے : عید کے دن روزہ رکھنا، بقرعید کے دن روزہ رکھنا، ایام تشریق میں ۱۱، ۱۲، ۱۳، ذوالحجہ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔

رمضان کے روزے کی فرض ہونے کی شرطیں : رمضان کا روزہ چار چیزوں سے فرض ہوتا ہے۔ ﴿۱﴾ مسلمان ہونا ﴿۲﴾ بالغ ہونا ﴿۳﴾ عاقل ہونا ﴿۴﴾ دارالاسلام میں ہونا یا دارالحرب میں ایسی جگہ ہونا جہاں روزے کا واجب ہونا معلوم ہو جائے۔

روزہ ادا کرنا کس پر فرض ہے؟ ﴿۱﴾ مقیم جو حالت سفر میں نہ ہو ﴿۲﴾ تندرست جو ایسا بیمار نہ ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے یا روزہ رکھنے سے اس کا مرض بڑھ جائے

﴿۳﴾عورت جب حیض اور نفاس سے پاک ہو۔

روزہ میں نیت کا وقت : تین روزوں میں روزہ کی نیت رات سے لیکر آدھے دن کے پہلے تک کرسکتا ہے ﴿۱﴾ رمضان کا روزہ ﴿۲﴾ متعین منت کا روزہ ﴿۳﴾ نفل کا روزہ۔

چار قسم کے روزوں میں رات سے نیت کرنا اور متعین کرنا شرط ہے:

﴿۱﴾ رمضان کی قضاء کے روزے ﴿۲﴾ ایسی نفل کی قضاء جس کو فاسد کردیا ہو ﴿۳﴾ کفارہ کا روزہ ﴿۴﴾ نذر مطلق کا روزہ۔

سبق (۲۴)

روزے کے احکام

روزہ نہ توڑنے والی چیزیں : یہ چیزیں روزہ کو نہیں توڑتی ہیں ﴿۱﴾ بھول کر کھانا ﴿۲﴾ بھول کر پینا ﴿۳﴾ سر پر تیل لگانا ﴿۴﴾ بھول کر جماع کرنا ﴿۵﴾ سرمہ لگانا ﴿۶﴾ پچھنا لگوانا ﴿۷﴾ غیبت کرنا ﴿۸﴾ حلق میں گرد کا خود سے داخل ہونا ﴿۹﴾ حلق میں خود سے دھواں داخل ہونا ﴿۱۰﴾ حلق میں مکھی داخل ہوجانے سے ﴿۱۱﴾ جنبی ہونے کی حالت میں جاگنا ﴿۱۲﴾ نہر میں غوطہ لگایا اور کان میں پانی چلا گیا ﴿۱۳﴾ ناک کے رینٹھ کو جان بوجھ کر نگل جانا ﴿۱۴﴾ آئی ہوئی قے بغیر لوٹائے لوٹ جانے سے خواہ کم ہو یا زیادہ ﴿۱۵﴾ جان بوجھ کر قے کرے اور قے تھوڑی ہو اور اپنے آپ لوٹ جائے ﴿۱۶﴾ دانت میں رکی ہوئی چیز کو کھانے سے جبکہ وہ چنے کے دانہ سے چھوٹا ہو ﴿۱۷﴾ کسی چیز کا منھ کے باہر اتنا چبانا کہ وہ ختم ہوجائے اور اس کا مزہ اپنے حلق میں نہ پائے ﴿۱۸﴾ انجکشن کا لگوانا خواہ چمڑے میں لگے یا نسوں میں

﴿۱۹﴾ کسی لکڑی سے کان کھجلانا کہ اس لکڑی پر گندگی لگ جائے اور پھر اس لکڑی کو دوبارہ کان میں داخل کرنا۔

کفارہ اور قضا کو واجب کرنے والی چیزیں : قضاء اور کفارہ دونوں کو واجب کرنے والی چیزیں گیارہ ہیں: ﴿۱﴾ روزہ دار کا کسی ایسی چیز کو کھانا جس کی طرف اس کی طبیعت لگی ہوئی ہو اور اس سے بھوک ختم ہو جائے ﴿۲﴾ روزہ دار کا دوا کھالینا بغیر عذر شرعی کے ﴿۳﴾ روزہ دار کا پانی یا اور کوئی چیز پی لینا ﴿۴﴾ روزہ دار کا جماع کر لینا ﴿۵﴾ بارش کے پانی کا اس کے منہ میں داخل ہو جانا ﴿۶﴾ گیہوں کا دانتوں کے کنارہ سے توڑ کر کھا جانا ﴿۷﴾ گیہوں کے دانہ کو بغیر چبائے ہوئے نگل جانا ﴿۸﴾ تل کے ایک دانہ یا اس جیسی چیز کو لیکر کھا جانا ﴿۹﴾ تھوڑا سا نمک کھالینا ﴿۱۰﴾ سگریٹ یا حقہ پینا ﴿۱۱﴾ مٹی کا ایسے آدمی کو کھانا جو مٹی کھانے کا عادی ہو اگر عادی نہیں ہے تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔

فائدہ: کفارہ صرف رمضان کے روزہ میں واجب ہوتا ہے۔

قضاء واجب کرنے والی چیزیں : قضا واجب کرنے والی چیزیں: ﴿۱﴾ روزہ دار کا کسی عذر شرعی کی بناء پر روزہ توڑنا جیسے سفر یا مرض، حیض و نفاس وغیرہ ﴿۲﴾ روزہ دار کا کسی ایسی چیز کا کھالینا جو عادۃً نہ کھائی جاتی ہو جیسے آٹا، کاغذ، روئی وغیرہ ﴿۳﴾ روزہ دار کا مندرجہ ذیل چیزوں میں سے کسی چیز کا نگل جانا، کنکری، لوہا، پتھر، سونا، چاندی، تانبا ﴿۴﴾ جب کسی روزہ دار کو کھانے پینے پر مجبور کیا جائے اور وہ کھا پی لے ﴿۵﴾ روزہ دار کا یہ سمجھ کر کھاتے پیتے رہنا کہ ابھی سحری کا وقت ہے یا افطار کر لیا یہ سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا ہے حالانکہ نہ سحری کا وقت باقی ہے اور نہ سورج ڈوبا ہے ﴿۷﴾ کلی اور ناک صاف کرنے میں اتنا مبالغہ کرنا کہ پانی اس کے پیٹ میں چلا

جائے ﴿۸﴾ جان بوجھ کر منھ بھر قے کرنا ﴿۹﴾ روزہ دار کے حلق میں بارش کا یا برف کا داخل ہوجانا حالانکہ اس نے اپنے سے نہ نگلا ہو ﴿۱۰﴾ روزہ دار کے منھ میں دھواں کا اس کے عمل سے داخل ہونا ﴿۱۱﴾ دانت میں چنے کے برابر لگی ہوئی چیز کو کھا جانا ﴿۱۲﴾ بھول کر کھانے کے بعد یاد آنے کے باوجود کھاتے رہنا ﴿۱۳﴾ ایسے روزہ دار کا کھانا جس نے دن میں نیت کی ہو نہ کہ رات میں ﴿۱۴﴾ مسافر جب حالت سفر میں ہو اور اقامت کی نیت کرلے اور پھر کچھ کھالے ﴿۱۵﴾ وہ مقیم جو سفر کرے اور پھر کچھ کھالے ﴿۱۶﴾ بغیر نیت کے دن کے اکثر حصہ میں کھانے پینے سے رکا رہا پھر کھا پی لیا ﴿۱۷﴾ روزہ دار کا کان میں تیل یا پانی کا ڈالنا ﴿۱۸﴾ روزہ دار کا ناک میں دوا ڈالنا ﴿۱۹﴾ پیٹ یا دماغ کے زخم میں اس طرح دوا لگانا کہ وہ اندر تک پہنچ جائے۔

روزہ کو مکروہ کرنے والی چیزیں : روزہ کو مکروہ کرنے والی تین چیزیں ہیں، ﴿۱﴾ بغیر ضرورت کسی چیز کا چبانا یا چکھنا ﴿۲﴾ تھوک کا منھ میں جمع کر کے نگل جانا ﴿۳﴾ ہر ایسا کام کرنا جس سے کمزوری پیدا ہو جیسے فصد وغیرہ لگوانا۔

روزہ دار کیلئے مستحب چیزیں : روزہ دار کیلئے آٹھ چیزیں مستحب ہیں : ﴿۱﴾ سحری کھانا ﴿۲﴾ سحری کھانے میں تاخیر کرنا ﴿۳﴾ افطار میں سورج ڈوبنے کے بعد جلدی کرنا ﴿۴﴾ حدث اکبر سے فجر سے پہلے غسل کرلینا ﴿۵﴾ اپنی زبان کو جھوٹ، چغلخوری اور غیبت وغیرہ سے بچانا ﴿۶﴾ رَمَضَان کے فرصت کے اوقات میں تلاوت و ذکر وغیرہ کرنا ﴿۷﴾ غصہ نہ کرنا ﴿۸﴾ اپنے آپ کو خواہشات سے بچائے رکھنا (اگرچہ وہ حلال ہی ہوں)

سبق (۲۵)
زکوۃ کا بیان

زکوۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے، زکوۃ کے معنی پاک کرنے کے ہیں، زکوۃ مال کی گندگی کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے، زکوۃ غرباء اور مساکین کی مدد اور مالداروں سے محبت اور ان سے قرب اور بھائی چارگی کا ذریعہ ہے۔

زکوۃ فرض ہونے کی شرطیں : ﴿۱﴾ مسلمان ہونا ﴿۲﴾ آزاد ہونا ﴿۳﴾ بالغ ہونا ﴿۴﴾ عاقل ہونا ﴿۵﴾ مالک نصاب ہونا ﴿۶﴾ مال پر پورا پورا مالک ہونا، اگر ایسی چیز کا مالک ہے جس پر وہ قابض نہیں ہے تو اس پر زکوۃ فرض نہیں ہے۔ ﴿۷﴾ مال کا ضرورت اصلیہ سے زائد ہونا، رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، گھر کے سامان، سواری، استعمالی ہتھیار ان سب پر زکوۃ فرض نہیں ہے اسی طرح ان مشینوں پر بھی زکوۃ نہیں ہے جن سے وہ کام کرتا ہے ﴿۸﴾ مال کا قرض سے فارغ ہونا ﴿۹﴾ مال نامی کا ہونا خواہ وہ مال نامی حقیقیہ ہو جیسے جانور وغیرہ یا حکمیہ ہو جیسے سونا چاندی یا ان دونوں سے بنے ہوئے زیورات اور برتن وغیرہ ہوں ان پر زکوۃ فرض ہوگی۔ جواہرات جیسے موتی، یاقوت، زبرجد میں زکوۃ فرض نہیں ہے جبکہ یہ تجارت کے لئے نہ ہوں۔

زکوۃ ادا کرنا کب واجب ہوتا ہے : جبکہ وہ مالک نصاب ہو اور اس کے مال پر ایک سال گزر گیا ہو جیسے یکم رمضان کو کوئی مالک نصاب ہوا اور دوسرے رمضان آنے پر بھی وہ مالک نصاب رہا تو اس پر زکوۃ فرض ہے، اگرچہ درمیان سال میں وہ مالک نصاب نہ رہا ہو۔ جیسے یکم رمضان کو ۵۰۰۰۰ تھا اور درمیان سال میں ۲۰۰۰۰ ہو گیا اور پھر سال کے آخر میں ۶۰۰۰۰ ہو گیا تو ان ساٹھ ہزار کی زکوۃ دینا واجب ہوگی، چاہے وہ مال تجارت سے نفع میں ملا ہو یا کسی اور ذریعہ سے ملا ہو۔ زکوۃ دیتے وقت دل میں زکوۃ

کی نیت کرنا ضروری ہے، یا کسی شخص کو زکوۃ کا مال دیا کہ اس کو تقسیم کر دے تو اس وقت جبکہ وکیل کو دے نیت کرنا ضروری ہے اگر زکوۃ دیتے وقت نیت نہیں کیا بعد میں کیا تو اس وقت زکوۃ ادا ہوگی جبکہ جس کو زکوۃ دی ہو اس کے پاس وہ مال موجود ہو۔ اگر کسی نے کسی محتاج سے کہا کہ میں تمہارا قرض ادا کردوں گا اور پھر زکوۃ کی نیت سے خود ادا کر دیا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی، اس لئے کہ مال پر فقیر کو مالک نہیں بنایا گیا۔ حالانکہ زکوۃ کے ادا ہونے کے لئے محتاج کا زکوۃ کے مال پر مالک ہوجانا شرط ہے۔

مستحق زکوۃ : ﴿۱﴾ فقیر، وہ جس کے پاس مال زکوۃ کے نصاب تک نہ پہنچا ہو ﴿۲﴾ مسکین، جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو ﴿۳﴾ عامل، زکوۃ وصول کرنے والا (یعنی جسکو اسلامی حکومت میں مسلمان حاکم نے زکوۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو ﴿۴﴾ رِقاب، وہ غلام جو مکاتب ہوں ﴿۵﴾ غارم، وہ جس پر قرض ہو اور قرض ادا کرنے کے بعد وہ مالک نصاب نہ ہوتا ہو ﴿۶﴾ فی سبیل اللہ، وہ لوگ جو جہاد میں ہوں یا وہ حاجی جو حج کیلئے نکلا لیکن بیت اللہ شریف تک پہنچنے کی قدرت نہیں رکھتا ہے ﴿۷﴾ ابن السبیل، وہ مسافر جس کے پاس مال ختم ہوگیا ہو حالانکہ مال وطن میں اس کے پاس موجود ہے ﴿۸﴾ مؤلفۃ القلوب۔ جن پر زکوۃ فرض ہے ان کے لئے ان مصارف میں زکوۃ خرچ کرنا جائز ہے۔

غیر مستحق زکوۃ : ﴿۱﴾ کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے ﴿۲﴾ مالدار کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے ﴿۳﴾ مالدار بچے کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے ﴿۴﴾ بنو ہاشم اور ان کے موالی کو زکوۃ دینا جائز نہیں ﴿۵﴾ مالک نصاب کا زکوۃ کو اپنے باپ، دادا وغیرہ کو دینا جائز نہیں ﴿۶﴾ مالک نصاب کا اپنے بیٹے بیٹی کو دینا یا ان پر خرچ کرنا جائز نہیں ﴿۷﴾ مالک نصاب کا اپنے بیوی کو دینا یا اس پر خرچ کرنا جائز نہیں اسی طرح بیوی کو

اپنے شوہر کو دینا یا اس پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے ﴿۸﴾ زکوۃ سے مسجد و مدرسہ وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے۔

مالک نصاب ہونے کی مقدار : جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا ان دونوں کو ملا کر اتنا پیسہ ہو جائے کہ اس سے ان دونوں چیزوں میں سے کسی ایک کے نصاب کو پہنچ جائے تو زکوۃ واجب ہوگی، اگر ساڑھے سات تولہ سونا سے کم ہے اور سونا کے علاوہ اس کے پاس کوئی روپیہ پیسہ وغیرہ نہیں ہے اور چاندی بھی بالکل نہیں تو زکوۃ واجب نہ ہوگی۔ ہاں اگر اس سونا کے ساتھ کچھ چاندی یا روپیہ پیسہ وغیرہ ہو تو پھر مالک نصاب ہو جائیگا، نوٹ اور روپیہ چاندی کے حکم میں ہے۔

سبق (۲۶)
حج کے فضائل واحکام

فضائل حج : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حج کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوا۔ (مجمع الزوائد: ۳:۲۷۵)

پوری عمر میں صرف ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، جس سال حج فرض ہوا اسی سال حج کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر تاخیر کی تو گناہ ہوگا لیکن اگر مرنے سے پہلے حج کر لیا تو حج ادا ہو جائیگا اور دیر کرنے کا گناہ بھی ختم ہو جائے گا۔ عورت کے حج کرنے کیلئے کسی دیندار محرم یا شوہر کا ہونا بھی شرط ہے۔

حج میں تین فرض ہیں : ﴿۱﴾ احرام، یعنی دل سے حج کی نیت اور تلبیہ "لبیک اَللّٰھُمَّ لَبَّیک، لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْک، لَا شَرِیْکَ لَکَ" کہنا ﴿۲﴾ وقوف عرفات یعنی ۹/ ذی الحجہ کو

زوال آفتاب کے وقت سے ۱۰/ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک لحظہ ہو﴿۳﴾طواف زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لیکر بارہویں ذی الحجہ تک سر کے بال منڈانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ان میں سے کوئی چھوٹ جائے تو حج صحیح نہ ہوگا،ان کو ترتیب وار کرنا واجب ہے۔

حج میں چھ واجبات ہیں : ﴿۱﴾مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا﴿۲﴾صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا﴿۳﴾رمی جمار،یعنی کنکریاں مارنا﴿۴﴾قارن اور متمتع کو قربانی کرنا﴿۵﴾حلق یعنی سر کے بال منڈانا یا تقصیر یعنی کتروانا﴿۶﴾میقات سے باہر رہنے والوں کو طواف وداع کرنا۔واجبات کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جانے پر خواہ قصداً ہو یا بھولکر اس کی جزا لازم ہوگی۔البتہ اگر کسی معتبر عذر کی وجہ سے کوئی فعل چھوٹا ہے تو جزا لازم نہیں آئے گی۔

حج کی تین قسمیں ہیں : ﴿۱﴾افراد،صرف حج کا احرام باندھنا ایسے حج کرنے والے کو ''مُفرِد'' کہتے ہیں﴿۲﴾قِران،حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھنا اس طرح حج کرنے والے کو ''قارِن'' کہتے ہیں﴿۳﴾تمتع،حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ ادا کرے پھر گھر واپس ہوئے بغیر اسی سال حج کا احرام باندھ کر حج کرے،اس طرح حج کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔(حج کا طریقہ اور اس کے احکام باریک ہیں اسلئے اس کو نہیں لکھا گیا،جب حج کرنے کی توفیق ہو تو کسی عالم سے اچھی طرح سمجھ لیں اور ''معلم الحجاج''،''رہبر حج''،وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کرلینا چاہئے)

عمرہ

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو،(معلم

الحجاج بحوالہ بخاری ومسلم)

عمرہ پوری عمر میں ایک مرتبہ سنت مؤکدہ ہے بشرطیکہ استطاعت وقدرت ہو۔ عمرہ میں دوفرض ہیں، ایک احرام دوسرا طواف، اوراحرام کے لئے تلبیہ اورنیت دونوں فرض ہیں اورطواف کیلئے صرف نیت فرض ہے۔صفااورمروہ کے درمیان سعی کرنااورسر کے بال منڈانایابال کوکٹاناواجب ہے۔

سبق (۲۷)
مسلمانوں کواخلاق شرعی کاپابندہونا

تمام مسلمانوں کو شرعی اخلاق سے آراستہ ہونالازم ہے جیسے سچائی، امانتداری، پاک دامنی، شرم وحیا، بہادری، سخاوت، وفاداری، اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے دوری، پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک، حسب استطاعت وحسب موقع ضرورت مندوں، محتاجوں کی مدد، اس کے علاوہ تمام اچھےاچھے اخلاق جن کا ذکرقرآن کریم اوراحادیث شریفہ میں آئے ہیں ان کواپنانا اوراپنے اوپرلازم اور ضروری سمجھنا۔

سبق (۲۸)
اسلامی آداب کی پابندی

تمام مسلمانوں کواسلامی آداب کی پابندی کرنالازم ہے۔جیسے سلام کرنا، خندہ پیشانی سے پیش آنا، داہنے ہاتھ سے کھانا پینا، کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا، کام ختم کرنے پرالحمدللہ کہنا، اگرچھینکنے والا الحمدللہ کہےتواس کے جواب میں یرحمک اللہ

کہنا، مریض کی عیادت کرنا، نماز جنازہ پڑھنے اور دفن کرنے میں شریک ہونا، مسجد اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور اس سے نکلتے وقت آداب کی رعایت کرنا، نیز والدین، رشتہ داروں، پڑوسیوں، اور بڑوں چھوٹوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں آداب کا لحاظ رکھنا، شادی بیاہ، نومولود کی مبارکباد دینے، مصیبت کے وقت تعزیت کرنے میں اور اس کے علاوہ کپڑے وغیرہ پہننے میں اسلامی آداب کی رعایت کرنا۔

سبق (۲۹)

شرک اور گناہوں سے بچنا، بچانا

شرک اور گناہوں سے خود بچے اور لوگوں کو بچائے۔ ان میں سے چند بڑے بڑے ہلاک کرنے والے گناہ یہ ہیں۔ ﴿۱﴾ اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ﴿۲﴾ جادو کرنا یا کرانا ﴿۳﴾ کسی کو ناحق قتل کرنا ﴿۴﴾ سود کھانا ﴿۵﴾ محاذ جنگ سے بھاگنا ﴿۶﴾ یتیموں کا مال کھانا ﴿۷﴾ نیک مومن اور پاک دامن عورتوں پر جھوٹی تہمت لگانا ﴿۸﴾ والدین کی نافرمانی کرنا ﴿۹﴾ رشتہ داروں سے تعلقات ختم کرنا ﴿۱۰﴾ جھوٹی گواہی دینا ﴿۱۱﴾ جھوٹی قسم کھانا ﴿۱۲﴾ پڑوسیوں کو اذیت اور تکلیف دینا ﴿۱۳﴾ لوگوں کی مال و جان اور عزت و آبرو پر زیادتی کرنا ﴿۱۴﴾ نشہ آور چیزوں کا استعمال کرنا ﴿۱۵﴾ جوا کھیلنا ﴿۱۶﴾ غیبت چغلخوری اور دیگر وہ چیزیں جن سے اللہ تعالی اور جناب رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے باز آنا۔

سبق (۳۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سیرت

۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مشہور قول کے مطابق ۹/ یا ۱۲/ ربیع الاوّل مطابق ۲۰/اپریل ۵۷۱ء کو دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت ہوئی۔

۲ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام عبداللہ بن عبدالمطلب اور والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بنت وہب ہے۔

۳ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا انتقال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے دو ماہ پہلے ہو گیا تھا۔

۴ دادا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ''محمد'' اور والدہ ماجدہ نے ''احمد'' رکھا۔

۵ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔

۶ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا۔

۷ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر آٹھ سال دو ماہ دس دن کی ہوئی تو آپ کے جد امجد عبدالمطلب کا بھی انتقال ہو گیا۔

۸ بارہ سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کا سفر بغرض تجارت اپنے چچا خواجہ ابوطالب کے ساتھ کیا۔

۹ تیئیس یا چوبیس سال کی عمر میں خدیجہ بنت خویلد کا مال تجارت لیکر ان کے غلام میسرہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کا سفر کیا۔

۱۰ جب آپ کی عمر پچیس سال دو ماہ دس دن کی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ بنت خویلد سے نکاح فرمایا۔

﴿۱۱﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں صاحبزادگان گرامی کے نام یہ ہیں: ﴿۱﴾ قاسم ﴿۲﴾ عبد اللہ ﴿۳﴾ ابراہیم صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں: ﴿۱﴾ زینب ﴿۲﴾ رقیہ ﴿۳﴾ ام کلثوم ﴿۴﴾ فاطمۃ الزہراء۔ یہ چاروں صاحبزادیاں بڑی ہوئیں، بیاہی گئیں، اسلام لائیں، اور ہجرت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صاحبزادگان کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا۔ حضرت ابراہیم کے علاوہ تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہیں، حضرت ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔

﴿۱۲﴾ چالیس برس کی عمر شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا۔

﴿۱۳﴾ جب آپ کی عمر شریف اکیاون برس نو ماہ کی ہوئی تو معراج ہوئی، چاہِ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان سے آپ کو براق پر حضرت جبریل اپنے ساتھ پہلے بیت المقدس لے گئے، اور پھر وہاں سے تقرب الٰہی کے انتہائی منازل پر بلائے گئے جہاں ملائکہ مقربین بھی نہیں جاسکتے، اور اسی رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوئیں۔

﴿۱۴﴾ ترپین برس کی عمر شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی، پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑا اور پیر یا جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم قباء پہنچے۔

﴿۱۵﴾ ہجرت کے آٹھویں برس جب کہ آپ کی عمر شریف اکسٹھ برس تھی مکہ فتح ہو گیا۔

﴿۱۶﴾ تریسٹھ برس کی عمر میں مشہور قول کے مطابق دوشنبہ کے دن ۱۲/ربیع الاول کو چاشت یا زوال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

﴿۱۷﴾ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ کے کسی راستہ میں گذر جاتے تو اس سے

مشک کی خوشبو محسوس کی جاتی اور کہا جاتا کہ اس راستہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ہیں۔

﴿ ۱۸ ﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھ لیا کرتے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کیا کرتے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کیا کرتا ہے۔ مزید فرمایا کہ آپ انسانوں میں سے ایک انسان تھے اپنی جوئیں نکال لیا کرتے (جو کسی دوسرے کے کپڑوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر آجاتی کیونکہ آپ کا جسم اطہر اس طرح کی چیزوں سے پاک تھا) اور اپنی بکری کا دودھ نکال لیا کرتے اور اپنا کام خود کر لیا کرتے۔

﴿ ۱۹ ﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ گندمی، سرخی مائل تھا، سر مبارک بڑا داڑھی خوب بھری ہوئی، بال سیاہ، آنکھیں گول، رخسارے نرم اور پر گوشت تھے، سر میں تیل لگاتے اور آنکھوں میں سرمہ لگاتے تھے، دانت سفید اور چمکدار تھے، تبسم کے علاوہ کبھی کھل کھلا کر نہیں ہنستے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خندہ رو، شریں کلام، فصیح، شجاع، اور بہادر نیز جامع جمیع کمالات انسانیہ تھے۔

﴿ ۲۰ ﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو لوگوں کے اندر اس طرح ملے جلے رہتے کہ کوئی نیا آنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان نہیں سکتا تھا۔

﴿ ۲۱ ﴾ ایسی چیز جس کے کھانے سے منہ بدبودار ہو جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہ فرماتے تھے۔

﴿ ۲۲ ﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیوند لگا ہوا کپڑا پہن لیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس سادہ مگر صاف ہوتا تھا۔

﴿ ۲۳ ﴾ دن میں کئی کئی مرتبہ مسواک کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے والے یہ شہادت دیتے ہیں کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم، لباس یا منہ سے بو نہیں آئی۔

۲۴ جوشخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یکا یک آجاتا وہ ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو پاس آبیٹھتا وہ فدائی بن جاتا۔

۲۵ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیشتر اوقات خاموش رہتے تھے اور بلاضرورت بات نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام صاف اور واضح ہوتا تھا۔

۲۶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شریف، پردہ نشیں کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے اور جب کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہوتی تھی تو ہم لوگ فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے سمجھ لیتے تھے۔

۲۷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو گود میں بیٹھا لیتے اور ان سے کھیلا کرتے، مریضوں کی عیادت اور مزاج پرسی کے لئے شہر کے دور دراز محلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تھے۔

۲۸ جس کسی سے ملتے پہلے خود سلام کرتے، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ہاتھ کھینچنے سے پہلے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہو۔

۲۹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی بات نہیں کاٹتے تھے، البتہ اگر کوئی نازیبا بات کہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے منع فرمادیتے یا اٹھ کر کھڑے ہو جاتے تاکہ وہ خود ہی رک جائے۔

۳۰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غذا عموماً جَو کی روٹی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر چھلنی نہ تھی، پھونک مار کر بھوسی اڑادی جاتی تھی کبھی دو دن تک متواتر یہ جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ملی، بعض مرتبہ ایک ایک ماہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آگ نہیں جلی، صرف کھجوروں اور پانی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے گھر والوں نے گذارہ کیا، آپ نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا، نہ اس میں عیب نکالا، جو کچھ موجود ہوتا وہی تناول فرمالیتے، بھوک نہ ہوتی یا کھانا مرغوب نہ ہوتا تو ہاتھ کھینچ لیتے۔

ضمیمہ
مسنون دعائیں

دنیا اور آخرت میں بھلائی کی دعا: رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَ فِی الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَ قِنَا عَذَابَ النَّار ۔(اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا)

رات کو سونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ بِاسمِکَ أَمُوتُ وَ أحیٰ (اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں)

نیند سے جاگنے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أحْیَانَا بَعْدَ مَااَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُور (سب تعریفیں اللہ کے واسطے جس نے ہم کو ہمارے مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے)

صبح کی نماز کیلئے جانے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُوراً وَ فِی لِسَانِی نُوراً وَفِی بَصَرِی نُوراً وَفِی سَمْعِی نُوراً وَعَنْ یَّمِیْنِی نُوراً وَعَنْ شِمَالِی نُوراً وَاجْعَلْ لِّی نُوراً وَفِی عَصَبِی نُوراً وَفِی لَحْمِی نُوراً وَفِی دَمِی نُوراً وَفِی شَعْرِی نُوراً وَفِی بَشرِی نُوراً وَفِی لِسَانِی نُوراً وَاجْعَلْ فِی نَفْسِی نُوراً وَاَعْظِمْ لِی نُوراً وَاجْعَلْنِی نُوراً وَاجْعَلْ مِن فَوقِی نُوراً وَمِن تَحْتِی نُوراً اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِی نُوراً ۔(اے اللہ کر دیجئے میرے دل میں نور، اور میری زبان میں نور، اور میری بینائی میں نور، اور میری سماعت میں نور، اور میرے داہنے نور، اور میرے بائیں نور، اور میرے پیچھے نور، اور کر دیجئے میرے لئے ایک خاص نور، اور میرے پٹھوں میں نور، اور میرے گوشت میں نور، اور میرے خون میں نور، اور میرے

بال میں نور، اور میری کھال میں نور، اور میری زبان میں نور، اور کر دیجئے میری جان میں نور، اور بڑھا دیجئے مجھکو نور، اور کر دیجئے مجھ کو سراپا نور، اور کر دیجئے میرے اوپر نور، اور میرے پیچھے نور، یا اللہ دیجئے مجھے نور خاص)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (اے اللہ، میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے)

مسجد سے نکلنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِن فَضْلِکَ (اے اللہ میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں)

گھر سے باہر نکلنے کی دعا: بِسْمِ اللّٰہ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ (اللہ کے نام کی برکت سے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے نکلتا ہوں، گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے)۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَ المَولِجِ وَ خَیْرَ المَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہ وَ لَجْنَا بِسْمِ اللّٰہ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبَّنَا تَوَکَّلْنَا (اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا باہر جانا مانگتا ہوں، ہم اللہ کا نام لیکر داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیکر نکلے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے)

بازار میں جانے کی دعا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ المُلْکُ وَ لَہُ الحَمْدُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الخَیْر وَھُوَ عَلی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سدا زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی، اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) حدیث شریف میں ہے کہ بازار میں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے

اور دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور دس لاکھ درجے بلند فرمادیں گے، اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیں گے۔

کھانا وغیرہ کھانے کی دعا: بِسْمِ اللّٰہ وَ عَلٰی بَرْکَةِ اللّٰہ (میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا)

کھانا کھانے کے بعد کی دعا: اَلحَمْدُ لِلّٰہ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلنَاَ مِنَ المُسْلِمِیْن (سب تعریفیں خدا کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا)

دعوت کھانے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِی وَاسْقِ مَنْ سَقَانِی (اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا) اس کے بعد یہ دعا بھی پڑھے اَکَلَ طَعَامَکُمُ الاَبْرَار وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ المَلَائِکَة وَافطَرَ عِندَ کُمُ الصَّائِمُون (نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں اور روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں)

نیا کپڑا پہننے کی دعا: اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْه اَسْئَلُکَ خَیْرَهٗ وَ خَیْرَ مَا صُنِعَ لَه وَ اَعُوذُ مِن شَرِّہ وَ شَرِّ مَا صُنِع لَهٗ (اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے)

شیشہ میں اپنا چہرہ دیکھنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِی (اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کردے)

پریشانی دور کرنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُو فَلاَ تَکِلْنِی اِلَی نَفْسِی طَرْفَةَ عَیْن وَاَصْلِحْ شَانِی کُلَّهٗ لاَ اِلَهَ اِلاَّ اَنْتَ (اے اللہ میں تیری

رحمت کی امید کرتا ہوں تو مجھے پل بھر بھی میرے سپرد نہ کر اور میرا سارا حال درست فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

کسی چیز کے گم ہوجانے کے بعد ملنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَھَادِیَ الضَّآلَّةِ اَنْتَ تَھْدِی مِنَ الضَّلاَلَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِی بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِکَ وَ فَضْلِکَ (اے اللہ اے گمشدہ کو واپس کرنے والے اور راہ بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ہی گم شدہ کو راہ بتاتا ہے، اپنی قدرت اور غلبہ کے ذریعہ میری گمشدہ چیز کو واپس فرما دے کیونکہ وہ بیشک تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے ملی تھی)

سخت آندھی کو روکنے والی دعا: جب آندھی آئے تو اس کی طرف منھ کر کے اور دو زانو یعنی حالت تشہد کی طرح بیٹھ کر یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَةً وَلاَ تَجْعَلْھَا عَذَاباً اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحاً وَلاَ تَجْعَلْھَا رِیْحاً (اے اللہ، اسے رحمت بنا اور اسے عذاب نہ بنا، اے اللہ اسے نفع والی ہوا بنا اور نقصان والی ہوا نہ بنا) اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا بھی ہو جسے کالی آندھی کہتے ہیں تو سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور سورۃ قُلْ اَعُوْذ بِرَبِّ النَّاس پڑھے۔

ادائے قرض کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِی بِحَلاَلِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ (اے اللہ، حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعہ تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرما دے)

درد ختم کرنے کی دعا: اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو یا کوئی اور تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار بِسمِ اللّٰہ کہے پھر سات بار یہ دعاء پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ (اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں

اس چیز کے شر سے جسکی تکلیف پا رہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں۔

ہر مرض کو دور کرنے کی دعا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تھی تو حضور اقدس ﷺ تکلیف کی جگہ اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ پڑھتے تھے۔ اَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاس وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ اِلاَّ شِفَائُکَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سُقْماً (اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفا جو ذرا مرض نہ چھوڑے۔

سواری پر سوار ہونے کی دعا: سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَاکُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْن وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْن (اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دیدیا اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

پیشاب رک جانے اور پتھری کی دعا: رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِی فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِن شِفَائِکَ وَ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِکَ عَلٰى هٰذَا الوَجْعِ (رب ہمارا اللہ ہے وہ کہ جس کا ظہور آسمانوں میں ہے، پاک ہے نام تیرا حکم تیرا آسمانوں میں اور زمین میں ہے جیسے کہ رحمت تیری آسمانوں میں ہے اسی طرح کر دے رحمت اپنی زمین میں اور بخش دے ہمارے گناہ اور خطائیں تو رب ہے اچھے لوگوں کا پس اتار دے ایک شفا اپنی شفا میں سے اور ایک رحمت اپنی رحمت میں سے اس تکلیف پر)

تمت بالخیر